

## 145412-بچوں کے ساتھ نماز ادا کرنے کی غرض سے گھر میں نماز ادا کرنا

سوال

ہمارے گھر کے قریب مسجد ہے جس میں ہم روزانہ نماز پڑھانا ادا کر سکتے ہیں، لیکن ہفتہ کے آخر میں چھٹی کے دن اور جمعہ ادا کرنے میں قریب ترین مسجد جاتا ہوں، میرا ایک بیٹا ہے جس کی عمر سولہ برس ہے وہ اکثر نماز کی پابندی نہیں کرتا۔

اور نماز بھی اس وقت ادا کرتا ہے جب اسے بار بار کہا جائے اور اور اس کا بچھا کیا جائے، اور بعض اوقات تو تجھل سے کام لیتا ہے، اسی طرح ہمارے ساتھ میری بیوی کا بھائی بھی رہتا ہے جو یورپی میں زیر تعلیم ہے، جب میں گھر میں ہوتا ہوں تو گھر میں بھی نماز پڑھانے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ بیٹا اور اس ماموں بھی نماز ادا کر لیں، اور اسی طرح بیوی اور میری دونوں بیٹیاں بھی وقت پر نماز ادا کریں۔

میر اسوال یہ ہے کہ :

اول :

گھر کے نزدیک مسجد نہ ہونے کی صورت میں گھر میں بھی نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے؟

دوم :

مسجد کی بجائے گھر میں نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم کیا ہے تاکہ یقین کیا جاسکے کہ گھر کے افراد نے بھی نماز ادا کر لی ہے؟

سوم :

محبّے علم ہے کہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دیں، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکام کی پابندی کا التزام کروائیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا کوئی ایسی عمر ہے جس کے بعد والدین بچے کی ذمہ داری سے سبد و شہ ہو جاتے ہیں؟

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں اور سب کو سید ہی راہ کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزاً نَفِرْ عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول :

ہر مسلمان بالغ شخص جو آذان سننے سے نماز باجماعت مسجد میں جا کر ادا کرنا فرض ہے۔

اذان سننے کا مقصد یہ ہے کہ انسان عام آواز سے اور بغیر کسی لاڈا پسکر کے موذن کی بلند آواز کے ساتھ دی گئی اذان سے، اور فضاء میں بالکل سکون ہو شو روغیرہ نہ ہو جو سماعت پر اثر انداز ہو سکے۔

یہ تو نماز پڑھنے باجماعت ادا کرنے کے متعلق ہے، لیکن جمہہ ہر اس شخص پر فرض ہے جو شریعتی میں رہتا ہو جاہ جمہہ ادا کیا جاتا ہو، چاہے وہ اذان سننے یا نہ ہے، اور چاہے شہر کتنا بھی بڑا ہو۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (89676) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

اس بنابر اگر آپ کے گھر سے مسجد اتنی دور ہے کہ آپ آذان نہیں سنتے تو آپ پر مسجد میں جانا واجب نہیں اس صورت میں آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ مل کر جماعت کرو سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ اذان سننے ہیں تو پھر آپ کو مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنا ہو گی، اور افراد خانہ نماز ادا کرتے ہیں یا نہیں اسے دیکھنے کے لیے آپ کا مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا نہ کرنا جائز نہیں ہو گا۔

کیونکہ ایسا کرنے میں کسی دوسرے کی بنابر اوجوب وفرض ترک کیا جا رہا ہے، جس کی تحقیق کسی دوسرے طریقہ سے بھی ہو سکتی ہے کہ مسجد میں نماز باجماعت ادا کر کے گھر آ کر انہیں نماز کی ادائیگی کا پوچھ دیا جائے۔

سوم:

جب بچہ بالغ ہو جائے تو وہ ملکفت اور ذمہ دار بن جاتا ہے اس سے شرعی احکامات کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی، لیکن اس سے والدین کا اپنے بچے کو وعظ و نصیحت کرنے کا واجب ساقط نہیں ہو جائیگا۔

جب بچہ والدین کے ساتھ رہتا ہے تو بچے کو احسن طریقہ سے نیکی کا حکم دیا جائے اور اسے برائی سے منع کیا جائے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّمَا إِيمَانُ الْوَالِدَيْنَ آپُ اور اپنے آپ اور اپنے افراد خانہ کو جہنم کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور بتھر ہیں، جس پر ایسے شدید اور سخت فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی تافرمانی نہیں کرتے، اور وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے﴾۔ التحریم (6)۔

اور حدیث میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ سے ثابت ہے کہ والدین ذمہ دار ہیں:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

”تم سب ذمہ دار ہو، اور تم سب سے تمہاری ذمہ داری اور رعایا کے بارہ میں پوچھا جائیگا تم اس کے جواب ہو، حکمران اپنی رعایا کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائیگا وہ اس کا جواب ہے، اور مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی ذمہ داری کے بارہ میں پوچھا جائیگا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعایا اور ذمہ داری کے بارہ میں پوچھا جائیگا“

صحیح بخاری حدیث نمبر (853) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829).

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ تعالیٰ جس بندے کو بھی اپنی رعایا کا حکمران بناتا ہے اور وہ اس حالت میں مرے کہ اس نے اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6731) صحیح مسلم حدیث نمبر (142).

اس ذمہ داری اور مسولیت میں یہ بھی شامل ہے کہ :

والد اپنے گھر میں کوئی برائی والی چیز داخل مت کرے اور اگر بچہ گھر میں لے آئے تو وہ اسے گھر میں رکھنے کی اجازت مت دے، مثلاً اگر کوئی بچہ فخش اور بے حیائی والی چیزیں گھر میں لے گئیں تو والد پر واجب ہے کہ وہ ایسا نہ کرنے دے۔

کیونکہ یہ کام اس کے گھر میں ہو گا جس کا ذمہ دار والد ہے، اور اس نے کل قیامت کے دن اس کا جواب دینا ہے اور اگر بچہ اپنے والدین سے علیحدہ اپنے گھر میں منتقل ہو جاتا ہے تو وہ جو چاہے کرتا پھرے اور اس حالت میں والد اچھے طریقہ سے وعظ و نصیحت کرے۔

اللہ تعالیٰ سے ہم دعا کوہیں کہ وہ آپ کو سیدھی راہ کی توفیق نصیب فرمائے۔

واللہ عالم۔